كُنتُ أَوَّلَ النَّبِيِّينَ فِي الْخَلْقِ وَآخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائشی نبوت کے قائلین سے علامہ محمد اشرف سلوی کے

29 سوالات کے جوابات پر مشتمل

تجلّیاتِ علمی

فی ردّ نظریاتِ سلوی

حصہ دوم

مفتی محمود حسین شائق ہاشمی

امیر جماعت اہلسنت انٹرنیشنل

ناشر

مکتبہ مخدومیہ

(دربار شریف) سوئیں حافظاں نزد دیول

تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی

كُنْتُ أَوَّلَ النَّبِيِّينَ فِي الْخَلْقِ وَآخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ (الطبرانی)

رسول اللہ ﷺ کی پیدائشی نبوت کے قائلین سے علامہ محمد اشرف سلوی کے

29 سوالات کے جوابات

پر مشتمل

تجلیات علمی فی رد نظریات سلوی

جلد دوم

مفتی محمود حسین شائق ہاشمی

امیر جماعت اہلسنت انٹرنیشنل

ناشر مکتبہ مخدومیہ (دربار شریف) سوئیں حافظاں نزد بیول تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی

0300-9120291

نام کتاب.................. تجلیات علمی فی رد تحقیقات سلوی حصہ دوم

تصنیف: .... مفتی محمود حسین شائق ہاشمی

اشاعت 2012ء

تعداد.................. 1100

قیمت.................. -/100روپے

مطبع.................. مکتبہ مخدومیہ (دربار شریف) سوئیں حافظاں تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی

☆☆☆☆☆

ملنے کے پتے

(۱) جامعہ مخدومیہ۔ (دربار شریف سوئیں حافظاں) نزد بیول تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی۔
0300-9120291

(۲) جامعہ اسلامیہ سلطانیہ۔ مرکزی جامع مسجد منگلا کالونی واپڈا۔
0300-5160237

(۳) شاہد برادرز۔ برال منگلا کینٹ۔ 0344-5820132, 0544-639024

(۴) جامعہ قادریہ۔ نزد پیپسی کولا سمندری روڈ فیصل آباد۔ 0300-7614891

(۵) قریشی ہاؤس۔ ماڈل ٹاؤن لاہور۔ 0300-4186575

(۶) محمد وسیم اکرم نقشبندی بریلوی, گوجرخان 0301-5738038

سوال نمبر 13:۔ كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ والی حدیث میں سلوی تاویلات۔علامہ سلوی فرماتے ہیں'' کیا اس حدیث (كُنْتُ نَبِيًّا) کو ظاہری معنی پر محمول کرنا واجب ولازم ہے؟

جبکہ یہ امر محل نظر ہے اور جمہور علماء کے نزدیک مؤول ہے۔

الجواب بعون اللہ جل جلالہ وبکرم رسول اللہ ﷺ:۔

ظاہری اور حقیقی معنی کو صرف بوقت ضرورت ترک کیا جاسکتا ہے

جی ہاں ظاہری اور حقیقی معنی پر محمول کرنا لازم ہے اور واجب ہے کیونکہ حدیث صحیح حسن ہے اور تاویل کی ضرورت مشترک المعنی میں ہوتی ہے اور كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ مشترک نہیں تاکہ تاویل کی حاجت ہو مؤول مشترک کی ہی قسم ہے غالب رائے سے اس کے معانی میں سے کسی معنی کو ترجیح دی جاتی ''حسامی'' میں ہے والمول وهو ما ترجح من المشترك بعض وجوهه بغالب الراى

''اور حقیقی معنی ترک کرنے کیلئے ضروری ہے کہ حقیقت مہجورہ ہو یا حقیقت متعذرہ ہو جیسا کہ'' اصول الشاشی''میں لکھا ہے۔اور یہاں تاویل کی حاجت نہیں حقیقت متعذرہ نہیں مہجورہ نہیں۔لہذا ظاہری اور حقیقی معنی پر محمول کرنا لازم ہے،واجب ہے۔

علامہ سلوی کی تاویلات ملاحظہ کریں

اور ساتھ ہی علامہ اقبال کی ہمنوائی میں کہہ دیں

ولے تاویل شاں در حیرت انداخت   خدا و جبریل و مصطفٰے را

پہلی سلوی تاویل (حدیث كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ کی) مستقبل میں

حتمی طور پر ملنے والی نبوت کو تیقن حصول کی بنا پر صیغہ ماضی سے تعبیر کرتے ہوئے فرمادیا کہ
''اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی بنادیا ہے''

اقول نمبر 1۔ یہ تاویل باطل ہے کیونکہ حدیث پاک کے ساتھ جملہ حالیہ وَآدَمُ بَیْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ بھی ہے اور مسلمہ قاعدہ ہے کہ حال کا زمانہ اور اس کے عامل کا زمانہ متحد ہوتا ہے۔ جس طرح جاء زید وھو راکب زید کی سواری کا زمانہ اور اس کے عامل کا زمانہ ایک ہے۔ لہذا سیدنا آدم کا بَیْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ کے زمانہ میں آپ کا نبی ہونا اس حدیث پاک کا صریح مدلول ہے لہذا علامہ سلوی کی پہلی تاویل باطل ہے۔
نمبر 2 یہ تاویل اس لئے باطل ہے کہ یہ حدیث پاک صحابہ کرام کے سوال یَا رَسُولَ اللّٰهِ مَتَی وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ؟
یارسول اللہ آپ کیلئے نبوت کب ثابت ہوئی ؟ کے جواب میں وارد ہوئی۔
واضح بات ہے کہ غار حرا کے واقعات کے بعد یہ سوال کیا گیا۔ لہذا صیغہ ماضی سے مستقبل مراد لینے کی یہاں گنجائش ہی نہیں۔
دوسری سلوی تاویل۔ یہ تاویل کر لی جائے کہ عالم ارواح کی نبوت الگ ہے جیسے اس حدیث پاک سے ثابت ہے اور عالم اجسام کی نبوت الگ ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو دو نبوتوں اور دو رسالتوں سے نوازا۔ جس طرح امام سبکی وغیرہ کا نظریہ ہے تو اس پر کیا فتویٰ عائد ہوگا؟

اقول: یہ تاویل قابل توجہ ہے امام سبکی وغیرہ پر فتویٰ عائد کرنے کی ضرورت نہیں اس لئے کہ وہ رسول اللہ کو کسی لمحہ نبوت سے خالی تسلیم نہیں کرتے۔ وہ نبوت اولی کو بھی مانتے ہیں

اور نبوت ثانیہ کو بھی مانتے ہیں۔ اور علامہ سبکی نے کہیں بھی اور کسی وقت بھی آقا کریم ﷺ سے نبوت کے سلب کا قول نہیں کیا ہے۔

ثابت ہوا کہ علامہ سبکی کے نزدیک آقا کریم ﷺ کے بوقت ولادت اور قبل اربعین سنہ نبوت اولیٰ کے ساتھ متصف تھے اور چالیس سال کی عمر مبارکہ میں نبوت ثانیہ کا ظہور ہو گیا۔

مقسم مطلق نبوت ہے اور اس کی دو اقسام ہیں نبوت اولیٰ، نبوت ثانیہ

اس تاویل کی روشنی میں آپ کو درج ذیل امور تسلیم کرنا ہونگے۔

الف: ہمارے پیارے پیغمبر بوقت ولادت نبی تھے۔ چالیس سالہ عمر مبارک میں بھی نبی تھے خواہ نبوت اولیٰ کے ساتھ ہی متصف مانیں اور نبوت ثانیہ کو اس سے الگ مان لیں۔

ب: آپ نے جو رسول اللہ ﷺ کے بارے میں اپنی کتاب ''تحقیقات'' میں لکھا کہ

''چھ ہزار سال آپ ﷺ نبی نہ تھے''

''لاکھوں سال نبی نہ تھے''

اس تاویل کی روشنی میں باطل اور غلط ماننا پڑے گا۔

نیز نبی کی تعریف ''انسان بعثه الله'' پر آپ کو دوبارہ غور کرنا پڑے گا۔ لہٰذا اس تاویل سبکی سے سلویٰ کا کچھ نہیں بچتا۔

تیسری سلوی تاویل (کُنْتُ نَبِیًّا کی) یا یہ تاویل کر لی جائے کہ عالم ارواح والی نبوت ولادت شریف کے بعد بھی باقی تھی لیکن روح اقدس کے بشری بدن میں حلول کے بعد فی الجملہ حجاب طاری ہو گیا جس طرح کے عارف باللہ قطب سجانی فاسی کا نظریہ ہے اور علامہ نبھانی وغیرہ کا اور تدریجی طور پر اس حجاب کو دور کر دیا گیا۔